اسلامیات (لازمی)	نہم 2016ء	پرچہ I: (انشائیہ طرز)
وقت: 1.45 گھنٹے	(پہلا گروپ)	کل نمبر: 40

(حصہ اوّل)

2- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) سورۃ الانفال میں اللہ تعالیٰ نے سچے مسلمانوں سے کیا وعدہ کیا؟

جواب: سورۃ الانفال میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے یہ وعدہ کیا:

"(اس وقت کو یاد کرو) جب اللہ تم سے وعدہ کرتا تھا کہ (ابو سفیان اور ابو جہل) کے دو گروہوں میں سے ایک گروہ تمھارا (مسخر) ہو جائے گا۔"

(ii) معنی تحریر کیجیے: رَمَیْتَ - مُوْهِنُ

جواب: رَمَیْتَ: تُو نے پھینکا مُوْهِنُ: کمزور کرنے والا

(iii) سورۃ الانفال میں کفار کے مطالبے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب کیوں نازل نہ فرمایا؟

جواب: کفار کے مطالبے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اُن پر عذاب اس لیے نازل نہ کیا، کیونکہ ان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم موجود تھے اور کچھ ایسے لوگ موجود تھے جو اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتے تھے۔

(iv) فرشتے کافروں کی جان کیسے نکالتے ہیں؟

جواب: فرشتے کافروں کی جب جانیں (روحیں) نکالتے ہیں تو ان کے چہروں اور پیٹھوں پر (کوڑے اور ہتھوڑے وغیرہ) مارتے ہیں اور (کہتے ہیں کہ اب) جلنے کا عذاب چکھو۔

(v) ترجمہ کیجیے: اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ

جواب: ترجمہ: پہلے لوگوں کی کہانیاں۔

(vi) کفارِ مکہ غزوۂ بدر کے لیے اپنے گھروں سے کس انداز سے نکلے؟

جواب: کفارِ مکہ غزوۂ بدر کے لیے اتراتے ہوئے (یعنی حق کا مقابلہ کرنے کے لیے) اور لوگوں کو دکھانے کے لیے اپنے گھروں سے نکلے۔

(vii) ایک سو صبر کرنے والے مومن کتنے کافروں پر غالب رہیں گے؟

جواب : ایک سو صبر کرنے والے مومن دو سو کافروں پر غالب رہیں گے۔

(viii) سورۃ الانفال میں آلِ فرعون کی بربادی کے کیا اسباب بیان کیے گئے ہیں؟

جواب : پہلا سبب یہ ہے کہ انھوں نے خود کو نعمت کا نااہل ثابت کیا اور دوسرا سبب یہ ہے کہ انھوں نے اپنے رب کی آیات کو جھٹلایا اور دیگر گناہ کیے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے فرمایا:

"جیسا حال فرعونیوں اور ان سے پہلے لوگوں کا ہوا تھا' ویسا ہی ان کا ہوا۔ انھوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کو جھٹلایا تو ہم نے اُن کو اِن کے گناہوں کے سبب ہلاک کر ڈالا اور فرعونیوں کو ڈبو دیا اور وہ سب ظالم تھے۔"

(ix) اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال میں قیدیوں کے بارے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب : اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"اے نبی ﷺ! جو قیدی تمھارے ہاتھ میں (گرفتار) ہیں ان سے کہہ دو اگر اللہ تمھارے دلوں میں نیکی معلوم کرے گا تو جو (مال) تم سے چھن گیا ہے' اس سے بہتر تمھیں عنایت فرمائے گا اور تمھارے گناہ بھی معاف کر دے گا۔"

-3 کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: **(12)**

(i) مومنوں کو اپنی جان سے زیادہ عزیز کون ہیں؟

جواب : "نبی اکرم ﷺ مومنوں کے لیے ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔"

(ii) قرآنِ مجید کی حفاظت کا ذمہ کس نے لیا؟

جواب : قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ بھی اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔

(iii) قرآنِ مجید کے نزول کا عرصہ کتنا ہے؟

جواب : قرآنِ مجید رسولِ اکرم ﷺ پر ایک ہی وقت میں نازل نہیں ہوا' بلکہ تقریباً تیئس (23) سال میں تھوڑا تھوڑا نازل ہوا۔

(iv) حدیث کی رُو سے اللہ تعالیٰ کی دو صفات لکھیے۔

جواب: حدیث کی رُو سے اللہ تعالیٰ کی دو صفات درجِ ذیل ہیں:

1- عادل   2- رحم کرنے والا

(v) حدیث کے مطابق سب سے افضل عمل کون سا ہے اور بہترین دعا کیا ہے؟

جواب: لا الہ الا اللہ یعنی اللہ کے سوا کسی دوسرے کو اعلیٰ نہ ماننے کا اقرار، افضل الاعمال ہے۔

اور الاستغفار یعنی اللہ سے اپنے گناہوں اور نافرمانیوں کی معافی مانگنا، بہترین دعا ہے۔

(vi) حضرت ابوبکرؓ نے حفاظتِ قرآن کے لیے کون سے دو کام کیے؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حفاظتِ قرآن کے لیے درجِ ذیل دو کام کیے:

1- آپؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے وصال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے لکھوائے ہوئے تمام قرآنی اجزا کو آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی مقرر کردہ ترتیب کے مطابق یکجا کروایا اور ایک صحیفہ بیت المال میں محفوظ کروا دیا۔

2- آیات کی ترتیب اور سورتوں کے نام وہی تھے جو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مقرر فرمائے تھے۔

(vii) ترجمہ کیجیے: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔

جواب: ترجمہ: ”تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور (دوسروں کو) سکھایا۔“

(viii) ترجمہ کیجیے: اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

جواب: ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی اطاعت کرو۔“

(ix) ترجمہ کیجیے: وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

جواب: ترجمہ: ”اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔“

(حصہ دوم)

سوال:4- درج ذیل آیاتِ قرآنی میں سے کسی دو کا ترجمہ کیجیے: (4, 4)

(الف) وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝

(ب) وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ

(ج) فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

جواب: (الف) ترجمہ:

"اور اللہ چاہتا تھا کہ اپنے فرمان سے حق کو قائم رکھے اور کافروں کی جڑ کاٹ (کر پھینک) دے تاکہ سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کر دے، گو مشرک ناخوش ہی ہوں۔"

(ب) ترجمہ:

"اور (اے محمد ﷺ! اس وقت کو یاد کرو) جب کافر لوگ تمھارے بارے میں چال چل رہے تھے کہ تم کو قید کر دیں یا جان سے مار ڈالیں یا (وطن سے) نکال دیں تو (ادھر تو) وہ چال چل رہے تھے اور (اُدھر) اللہ تعالیٰ تدبیر کر رہا تھا۔"

(ج) ترجمہ:

"تو جو مالِ غنیمت تم کو ملا ہے اسے کھاؤ (کہ وہ تمھارے لیے) حلال طیب ہے۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

سوال:5- درج ذیل حدیث کا ترجمہ اور مختصر تشریح لکھیے: (1, 2)

اَلرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ كِلَاهُمَا فِي النَّارِ۔

جواب: ترجمہ:

"رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں آگ میں ہیں۔"

تشریح:

رشوت کا چلن کسی قوم میں اس وقت عام ہوتا ہے' جب عدل وانصاف ختم ہو جائے اور لوگوں کو ان کے حقوق جائز طریقے سے نہ مل سکیں۔ کسی قوم کی یہ حالت اس کے معاشرتی بگاڑ اور ظلم کی ایک نہایت خراب صورت ہے۔ جس معاشرے میں انسانوں کے جائز حقوق کی راہ میں ظالم اہلکاروں کے ناجائز مطالبے حائل ہو جائیں' وہاں امن وسکون بھلا کیسے قائم رہ سکتا ہے۔ اسی لیے رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں ہی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ جہنم کی آگ کا ایندھن ہیں۔ یہاں پر توجہ طلب بات یہ ہے کہ رشوت دینے والے کا ذکر پہلے ہوا ہے۔ جس سے واضح ہوا کہ رشوت دینے والا بھی اس گناہ کی سزا سے بچ نہیں سکتا۔

سوال :6- اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی محبت پر نوٹ لکھیے۔ (5)

جواب : اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت:

سوچ کا یہ درست زاویہ محبت الٰہی کی دعوت دیتا ہے کہ کسی کا ایک معمولی حسنِ سلوک ساری عمر کی احسان مندی کا باعث بنتا ہے' تو جو زندگی بخشتا ہے اس کے لیے ساری عمر محبت کے جذبے پروان کیوں نہ چڑھیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"جو لوگ ایمان لائے وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے ہیں۔"

ایمان کی تکمیل محبت کے بغیر ممکن نہیں' کیونکہ جس عمل میں محبت کی کارفرمائی نہ ہو وہ کھوکھلا اور بے توفیق ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ محبت کرنے والا جس سے محبت کرتا ہے اس کا فرمانبردار ہوتا ہے۔ ایمان کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کا تقاضا ہے کہ اس کے احکام کو دل سے تسلیم کیا جائے اور پوری دلجمعی سے ان پر عمل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس نے ہر دور میں انسان کی رہنمائی کے لیے انبیا کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے اور ان پاک لوگوں کو اپنے احکام کتابوں یا صحیفوں کی شکل میں عطا فرمائے۔ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

اس سلسلۂ ہدایت کے آخری پیغمبر ہیں اور قرآنِ مجید جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل کیا گیا' دائمی ہدایت کی کتاب ہے اور انسان کی فلاح کے لیے آخری پیغامِ عمل ہے' جس پر عمل پیرا ہو کر دنیا میں کامیابی اور آخرت میں نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ محبت:

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت بھی ایمان کا تقاضا ہے۔ قرآنِ مجید نے اس محبت کا ذکر کیا۔ ارشادِ ربانی ہے:

ترجمہ: ''نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مومنوں کے لیے ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔''

مومنوں کو جان اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت و اطاعت میں سے انتخاب کرنا پڑے تو اُن کو جان دے کر بھی محبت کا رشتہ برقرار رکھنا ہے۔

پھر ارشاد ہوا:

ترجمہ: ''اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے آگے نہ بڑھو اور اللّٰہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔''

گفتگو میں سلیقہ' عمل میں مطابقت اور رویوں میں اطاعت پیدا ہوگی تو تقویٰ کا حق ادا ہوگا۔

اس لیے ضروری ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ کے احکام اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ارشادات جاننے کی کوشش کی جائے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''تم میں سے کوئی اُس وقت تک ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اپنے آباء' اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔'' پھر فرمایا:

ترجمہ: ''تم میں سے کوئی اس وقت تک ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہشات ان احکام کے تابع نہ ہو جائیں جو میں لایا ہوں۔''

اس سے معلوم ہوا کہ محبت کا تقاضا ہے کہ

☆ اللّٰہ تعالیٰ اور رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت میں کوئی اور شریک نہ ہو۔
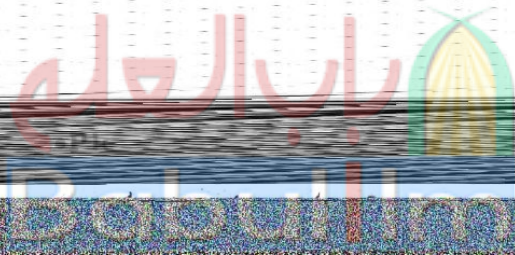
ملتی ہیں۔ اس پر عمل کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت دونوں میں عزت و سرفرازی عطا فرماتا ہے۔ اس سے منہ پھیرنے والے ذلیل و خوار ہوتے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ مسلمان جب تک قرآن کی تعلیمات پر عمل پیرا رہے، دنیا میں غالب رہے۔ جب اُنھوں نے اس کی طرف سے غفلت برتی تو عزت و سربلندی سے محروم ہو گئے۔ یہ بات رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے پہلے ہی ارشاد فرما دی تھی کہ اللہ تعالیٰ بہت سی قوموں کو اس (قرآن) کی وجہ سے سربلندی عطا فرمائے گا۔ اور (بہت سی) دوسری قوموں کو اس (سے غفلت) کی وجہ سے گرا دے گا۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم قرآنِ پاک کی تلاوت کریں، اس کو سمجھیں اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔